

19901 - استعمال کے لیے تیار کردہ سونے کی زکاة

سوال

میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اور میرے بھائیوں کو سونے یا چاندی اور سونے کے زیورات جو کہ استعمال کے لیے ہوں تجارت کے لیے نہیں میں زکاة کے موضوع میں تفصیلی معلومات مہیا کریں۔ کیونکہ بعض افراد کا کہنا ہے کہ: استعمال کے لیے تیار کردہ میں زکاة نہیں ہے، اور دوسرے افراد کہتے ہیں: اس میں زکاة ہے، چاہے وہ استعمال کے لیے ہو یا تجارت کے لیے۔ اور یہ کہ استعمال کے لیے تیار کردہ میں زکاة کے بارہ میں وارد شدہ احادیث ان احادیث سے قوی ہیں جن میں ہے کہ اس میں زکاة نہیں، میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب دیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اہل علم کا اجماع ہے کہ جب سونے اور چاندی کا حرام زیور ہے تو اس میں زکاة ہے، چاہے وہ استعمال کے لیے ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے، لیکن اگر وہ زیور مباح اور استعمال کے لیے ہو یا عاریتاً جیسا کہ چاندی کی انگوٹھی، اور عورتوں کا زیور اور جو اسلحہ وغیرہ میں مباح ہے، تو اس کی زکاة میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس میں زکاة واجب ہے کیونکہ یہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کے عموم میں شامل ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خبر دے دیں التوبة (34) .

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صحیح بخاری میں اس کا معنی بیان کیا ہے:

انہیں ایک اعرابی کہنے لگا: مجھے آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق بتائیں:

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔

تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہنے لگے: اسے کنز اور خزانہ بنانا یہ ہے کہ اس کی زکاۃ ادا نہ کی جائے، اس کے لیے ہلاکت ہے، یہ تو زکاۃ کے نزول سے قبل تھا، جب اللہ تعالیٰ نے زکاۃ نازل فرما دی تو اسے اموال کے لیے پاکیزگی کا باعث بنا دیا۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعلیقا روایت کیا ہے (111 / 2) اور (204 / 5) میں بھی تعلیقا، اور ابن ماجہ (1 / 569 - 570) حدیث نمبر (1787) اور سنن بیہقی (82 / 4) اھ

اور اس کی متقاضی احادیث بھی وارد ہیں، جسے ابو داود اور نسائی اور ترمذی رحمہ اللہ نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے بیان کیا ہے کہ:

" ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں دو سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟

تو اس نے وہ دونوں اتار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے اور کہنے لگی یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

مسند احمد (178 / 2) (204 - 208) سنن ابو داود (212 / 2) حدیث نمبر (1563) سنن ترمذی (29 / 3 - 30) حدیث نمبر (637) سنن نسائی (38 / 5) حدیث نمبر (2479، 2480) دارقطنی (112 / 2) ابن ابی شیبہ (153 / 3) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (537) حدیث نمبر (1260) طبع ہراس اور بیہقی (140 / 4) میں روایت کی ہے۔

اور سنن ابو داود، اور مستدرک حاکم اور دارقطنی اور سنن بیہقی میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمانے لگے:

" عائشہ یہ کیا ہے؟

تو میں نے عرض کیا: میں نے اس لیے بنوائے ہیں کہ آپ کے لیے انہیں بطور زینت استعمال کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟

تو میں نے عرض کیا: نہیں، یا ما شاء اللہ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے یہ آگ کے کافی ہیں"

ابو داؤد (213 / 2) حدیث نمبر (1565) یہ ابو داؤد کے الفاظ ہیں، اور سنن دار قطنی (105 / 2) الحاکم (1 / 389 - 390) سنن بیہقی (4 / 139)۔

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی پازیب پہن رکھی تھیں تو میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زکاۃ کے نصاب تک پہنچ جائے اور اس کی زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے"

سنن ابو داؤد (212 / 2 - 213) حدیث نمبر (1564) سنن دار قطنی (105 / 2) مستدرک الحاکم (1 / 390) سنن بیہقی (4 / 83، 140)۔

اور بعض کا کہنا ہے کہ اس میں زکاۃ نہیں؛ کیونکہ مباح استعمال لباس اور سامان کی جنس میں سے ہو گیا ہے، نہ کہ قیمت کی جنس میں سے ہے، اور انہوں نے آیت کے عموم کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے جس پر صحابہ کرام کا عمل تھا۔

صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ ان کی پرورش میں ان کے بھائی کی یتیم بچیاں تھیں اور ان کا زیور تھا جس کی وہ زکاۃ ادا نہیں کرتی تھیں۔

اور دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں اور اس کی زکاۃ نہیں دی حالانکہ وہ پچاس ہزار کا تھا۔

سنن دار قطنی (2 / 109)۔

اور ابو عبید نے اپنی کتاب " الاموال " میں بیان کیا ہے کہ:

حدثنا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر: كه ابن عمر رضى الله تعالى عنه اپنى بيئيوں ميں سے كسى عورت كى شادى دس هزار ميں كرتے اور اس ميں سے چار هزار كا زيور بناتے، راوي بيان كرتے هيں كه وه اس كى زكاة نهين ديتے تهے.

دار قطنى نهے بهى ايسے هي بيان كيا هے (2 / 109) اور ابو عبيد نهے الاموال صفحه نمبر (540) حديث نمبر (1276) طبع هراس، سنن بيهقى (4 / 138).

هميں اسماعيل بن ابراهيم نهے ايوب سے اور انهوں نهے عمرو بن دينار سے بيان كيا عمر بن دينار كهتے هيں كه: جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما سے دريافت كيا كيا: كيا زيور ميں زكاة هے ؟
تو انهوں نهے جواب ديا: نهين.

كها كيا: چاهے دس هزار كو بهى پهنج جائے.

ابو عبيد نهے الاموال صفحه نمبر (540) حديث نمبر (1275) طبع هراس سنن بيهقى (4 / 138).

اور ان دو اقوال ميں راجح قول اس كا هے جو اس ميں زكاة واجب قرار ديتا هے، جب نصاب كو پهنج جائے، يا اس كے مالك كے پاس سونا اور چاندى يا دوسرا تجارتى سامان هو جو سارا ملا كر نصاب كو پهنچے، اس كى دليل زكاة كے وجوب كى عمومى احاديث هيں.

اور همارے علم كے مطابق ايسا كوئى مخصص نهين، اور عبد الله بن عمرو بن عاص، عائشه، اور ام سلمه رضى الله تعالى عنهما كى مندرجه بالا احاديث جن كى سند جيد هے اور كوئى طعن ايسا نهين جو موثر هو اس ليے اس پر عمل واجب هے.

رها مسئله امام ترمذى اور ابن حزم اور موصلى كا ان كو ضعيف كهنے ميں تو همارے علم كے مطابق كوئى وجه نهين، يه علم ميں رهے كه امام ترمذى نهے جو كچه ذكر كيا هے وه اس ميں معذور هيں؛ كيونكه انهوں نهے عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنهما سے ضعيف طريق سے روايت كى هے.

اور ابو داود اور نسائى ابن ماجه نهے دوسرے صحيح طرق سے روايت كى هے، اور هو سكتا هے امام ترمذى تك يه نه پهنج سكى هوں.

الله تعالى هي توفيق دينے والا هے، الله تعالى همارے نبى محمد صلى الله عليه وسلم اور ان كى آل اور صحابه كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے .